

متر لزل معاشی صور تھاں سے بلند اور پائیدار معاشی ترقی کی سمت

پاکستانی معاشرت میں وسائل اور فطری استعداد کی تخصیص میں
خراپیوں کو کم کرنے کے لیے تکمیلی منصوبہ



پاکستانی
قومی معاشرت پر تحریری یادداشت



متن لزل معاشی صور تحال سے بلند اور پائیدار معاشی ترقی کی سمت

پاکستانی معيشت میں وسائل اور فطری استعداد کی تخصیص میں
خرابیوں کو کم کرنے کے لیے تکمیلی منصوبہ

پاکستانی قومی معيشت پر تحریری یادداشت

2022



مذکورہ سُچی خارجی معاونت کی بدولت عالیٰ بنک کے عملے کی ایک کاوش ہے۔ اس میں کیے گئے اکشافات، تشرییحات اور نتائج سے عالیٰ بنک، اس کے انتظامی نظماء یا جن ممالک (حکومتوں) کی وہ نمائندگی کرتے ہیں ان کے نظریات کی ترجمانی نہیں کرتے۔ اس ضمن میں عالیٰ بنک اس میں دیئے گئے اعداؤ شمار کی درستگی کا ضمانت نہیں اور نہ ہی اس میں پائے جانے والے تقاض اور کوتایوں کے لیے ذمہ دار ہے۔ عالیٰ بنک اس میں موجود معلومات، طریق کار، عمل یا نتائج کو استعمال کرنے میں ناکامی کی صورت میں بھی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔ اس کام میں کسی بھی نقشے پر دیکھائی جانے والی حدود، رنگ، فرقہ اور دیگر معلومات سے کسی بھی علاقے کی قانونی حیثیت یا اس طرح کی حدود کی توثیق یا تقویت سے متعلق عالیٰ بنک کے حصہ پر کوئی فحیلہ نہ کریں۔

مختلف مخفف

AD	Aggregate demand	مجموعی طلب
AOP	Association of Persons	افراد کی تنظیم
APO	Asian Productivity Organization	ایشیائی پیداواری تنظیم
AWD	Alternate Wetting and Drying	پانی کے اخراج کو محدود کرنے کا طریقہ کار، یہ ٹرم خصوصاً چاول کی فصل کے لیے استعمال ہوتی ہے
BBRI	Better Business Regulation Initiative	بہتر کاروباری قوانین و شواہد کے اقدامات
BBS	Bangladesh Bureau of Statistics	ادارہ ثماریات بھلہ دیش
BOI	Board of Investment	سرمایہ کاری بورڈ
BOP	Balance of Payments	اوائیگیوں کا توازن
CCP	Competition Commission of Pakistan	پاکستان کا مسابقاتی کیشن
CEO	Chief Executive Officer	چیف ایگریکٹو افسر
CMI	Census of Manufacturing Industries	صنعت پیداوار کے شعبے کی صنعت شماری
CRA	Corporate Rehabilitation Act	کاروباری بحالی کا ایکٹ
DDT	Duty Drawback of Taxes	ٹکسٹس پر ڈیبوٹی ڈی ریک
DLTL	Drawback of Local Taxes and Levies	مقابلے نکالنے والے ڈیبوٹی ڈی ریک
DTRE	Duty Tax Remission for Exporters	بر آمد کنندگان کے لیے ڈیبوٹی ڈیکسٹری کی وابستہ
EAP	East Asia and Pacific	شرقی ایشیاء اور پیسیک
EDD	Exporters Dynamics Database	بر آمد کنندگان میں تدبیجیوں کے اعداد و شمار
EFF	Extended Fund Facility	توسیع شدہ فنڈ کی سہولت
EFS	Export Finance Scheme	ایکیپورٹ فناوس کیم
EMDE	Emerging Markets and Developing Economies	ابھرتی ہوئی مارکیٹس اور ترقی پذیر معاشریات
EOBI	Employees Old Age Benefits	ایکپلا ہیز اولاد تک سنبھیش
ETD	Economic Transformation Database	معاشی تدبیجیوں کے بارے میں اعداد و شمار
EWRF	Electronic Warehouse Receipt Financing	ایکٹر انک و بیز باؤس سے وصولی پر فناسنگ
FBR	Federal Board of Revenue	فیڈرل بورڈ آف ریٹینیو
FDI	Foreign Direct Investment	بر اہ راست یور و فی سرمایہ کاری
FETI	Female Exclusive Training Institute	خواتین کے لیے علیحدہ تربیتی ادارے
FGCC	Faisalabad Garment City Company	فیصل آباد گارمنٹ سٹی کمپنی
FLFP	Female labor force participation	افرادی ترقی میں خواتین کا تنااسب
FP	Färe-Primont	پیداواریت کی شرح کو جانچنے کا طریقہ
FTA	Free Trade Agreement	آزاد ائمہ تجارت کا معاملہ
GCI	Global Competitiveness Index	عالی مسابقات کا اندازہ کس
GDP	Gross Domestic Product	خام قومی پیداوار
GGDC	Groningen Growth and Development Center	گرو نینجن گرو ٹھ اینڈ ڈیلپٹمنٹ سٹر
GHG	Greenhouse Gas	گرین ہاؤس گیس
GSMA	Gender Survey of Mobile Access	صنف کی بنیاد پر موبائل تک رسائی کا سروے
GST	General Sales Tax	بزرل میز گیس
GVC	Global Value Chain	گلوبل ویلیوچن
HBW	Home-Based Work	گھر پڑھ کر کام کرنا
HGF	High-Growth Firms	اچھی ترقی کی حامل کمپنیاں
HIES	Household Integrated Economic Survey	گھر بیلڈ ایشیاء کا مجموعی معاشی سروے
HS	Harmonized System	مصنوعات کی شناخت کا عالمی نظام
ICT	Information and Communications Technology	انفار میشن و کیو بیکیشن سینٹرانالوجی

IFC	International Finance Corporation	اٹر پیش نفنس کارپوریشن
ILO	International Labor Organization	عالیٰ ادارہ محنت
IMF	International Monetary Fund	عالیٰ مالیاتی نیٹ
IO	Input-Output	خام بآں و پیداوار کے تابعی جدول
IQR	Interquartile Range	چار حصوں میں تقسیم کی بنیاد پر تفاوت جانچنے کا طریقہ
IT	Information Technology	انفار میشن بینالوگی
JDSC	Jobs Group JD Standard Code	ملازمتوں کا گروپ، جسے ڈی میکاری کوڈ کے ساتھ
KLEMS	Capital, Labor, Energy, Materials and Purchased Services	سریائی، محنت، تو انکی، خام بآں اور خریدی گئی خدمات
KP	Khyber Pakhtunkhwa	خیبر پختونخوا
LFP	Labor Force Participation	افرادی قوت میں شرکت
LFS	Labor Force Survey	افرادی قوت کا سروے
LMIC s	Low and Middle-Income Countries	کم اور درمیانی آمدن والے ممالک
LFP	Labor force participation	افرادی قوت میں شرکت
LSMS	Living Standard Measurement Survey	معیار زندگی کی جانچ کا سروے
LTFF	Long-Term Financing Facility	طویل مدت کے لیے قرض کی سہولت
MFN	Most-Favored Nation	پسندیدہ تجارتی ملک
MME	Multi-Model Ensemble	ملائی ماڈل پیشیبل
MOC	Ministry of Commerce	وزارت تجارت
MOF	Ministry of Finance	وزارت خزانہ
MoIP	Ministry of Industries and Production	وزارت صنعت و پیداوار
MoITT	Ministry of Information Technology and Telecommunication	انفار میشن بینالوگی اور ٹیکنالوگی کی وزارت
MUB	Manufacturing Under Bond	برآمد کے مقدمہ کے لیے صنعتی پیداوار
NTM	Non-Tariff Measure	میرف کے علاوہ دیگر تجارتی رکاوٹیں
NTB	National Information Technology Board	پیشل انفار میشن بینالوگی بورڈ
NTD	Non-Traditional Destinations	غیر رواجی مکانوں کے مرکز
OECD	Organisation for Economic Cooperation and Development	اقتصادی تعاون و ترقی کی تنظیم
PBC	Pakistan Business Council	پاکستان برنس کونسل
PBS	Pakistan Bureau of Statistics	ادارہ شماریات پاکستان
PCT	Patent Cooperation Treaty	پیشیں کے تخفیف پر تعاون کا معاملہ
PKR	Pakistani Rupee	پاکستانی روپیہ
PLF	Publicly Listed Firms	سرکاری طور پر فہرستی کمپنیاں
PPF	Production Possibilities Frontier	زیادہ سے زیادہ امکان کی پیمائش کے لیے پائیں سودو کا طریقہ
PPML	Poisson Pseudo Maximum Likelihood	زیادہ سے زیادہ امکان کی پیمائش کے لیے پائیں سودو کا طریقہ
PPP	Purchasing Power Parity	قوت خرید کی بنیاد پر برابری
PSC	Private Sector Credit	خی شجاع کے لیے قرضہ
PSLM	Pakistan Social and Living Standards Measurement Survey	پاکستان میں سماجی اور رہن سہن کے معیار کی پیمائش کا سروے
PWT	Penn World Table	پیڈن ولڈ نیبل
R&D	Research and Development	ریسرچ اینڈ ڈیلپیٹمنٹ
RER	Real Exchange Rate	حقیقی شرح مہادله
ROA	Return on Assets	اثاثوں پر منافع
ROE	Return on Equity	اکیوٹی پر منافع
SAFTA	South Asian Free Trade Agreement	جنوبی ایشیاء میں آزادانہ تجارت کا معاملہ
SAR	South Asia	جنوبی ایشیاء
SBP	State Bank of Pakistan	شیش بیک آئف پاکستان
SCD	Systematic Country Diagnostic	ملکی معافی سخت جانچ کا باقاعدہ طریقہ
SDP	Size-Dependent Policies	جم کی بنیاد پر بننے والی پالیسیاں
SECP	Securities and Exchange Commission of Pakistan	سکیوریٹیز اینڈ اسٹیکیٹی کمیشن آئف پاکستان

SOE	State-Owned Enterprise	ریاستی ملکتی کاروباری ادارے
SP	Sole Proprietorship	افگردی ملکیت
SRO	Statutory Regulatory Order	قانونی ضوابط کا حکم نامہ
SSP	Shared Socioeconomic Pathways	سامجی و معاشری ترقی کے مشترکہ راستے
T&D	Transmission and Distribution	ترسیل و توزیم
TDAP	Trade Authority of Pakistan	پاکستان ادارہ برائے تجارتی ترقی
TERF	Temporary Economic Refinance Facility	معاشری قرضے کی باز فراہمی کی عارضی سہولت
TEVTA	Technical Education & Vocational Training Authority	ٹکنیکل تعلیم و پیش و رانہ تربیت کا ادارہ
TFP	Total Factor Productivity	عوامل کے لحاظ سے مجموعی پیداواریت
TFPQ	Total Quantity-based Productivity	پیداوار کی بنیاد پر عوامل کے لحاظ سے مجموعی پیداواریت
TFPR	Total Revenue-based Productivity	محصولات کی بنیاد پر عوامل کے لحاظ سے مجموعی پیداواریت
UNCTAD	United Nations Conference on Trade and Development	اقوام متحده کا ادارہ برائے تجارت و ترقی
WAP	Working Age Population	کام کرنے کی اہل آبادی
WDI	World Development Indicators (World Bank)	معاشری ترقی کے عالمی اشاریے
WEF	World Economic Forum	ورلڈ اکٹاک فورم
WGI	World Governance Indicators	گورنمنٹ کے عالمی اشاریے
WIPO	World Intellectual Property Organization	دانشوروں کے حقوق کے تحفظ کی عالمی تنظیم
WITS	World Integrated Trade Solution	عالیٰ تجارتی اصرار و شمار کی فراہمی کا ادارہ
WTO	World Trade Organization	ورلڈ تریڈ آرگانائزیشن
WVS	World Value Survey	ورلڈ ولیو سروے

جامع خلاصہ

گزشتہ دوہائیوں میں پاکستان میں فی کس خام قوی پیداوار کی ترقی کی شرح کم رہی ہے۔ نسبتاً تیز فتار ترقی کے ادوار میں بیرونی مشکلات کے مجموعے کی وجہ سے مداخلت ہوتی رہی ہے جس کے نتیجے میں نہ صرف اسلامیوں کا توازن خراب ہوتا رہا ہے بلکہ تنقیحاتر ترقی کے عمل میں بھی رکاوٹ ڈلی ہے۔ پاکستان کی ترقی کا بنیادی مسئلہ معاشر طور پر سرمایہ کاری اور برآمدات کے بجائے صرف فوجی اور حکومتی اخراجات پر اعتماد کرنا ہے اور یہی اس کی ترقی میں حائل اصل بنیاد ہے۔ جیسا کہ Pakistan@100: Shaping the future (2019) دستاویز میں کہا گیا تھا، پاکستان کو 2047ء میں اپنے قیام کے 100 سال پورے ہونے پر ایک اونچا متوسط آمدن والا ملک بننے کے لیے ترقی کی شرح کو بڑھانے اور سالانہ 6 سے 8 فیصد تک برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کے تین سالوں کے بعد، کو ڈی-19 کے تباہ کن اثرات کے باعث پاکستان اپنے اس طے شدہ راستے سے مزید ہٹ گیا ہے۔ اس لیے 2047ء تک ایک اونچے متوسط آمدن والا ملک بننے کے لیے اور اس بدنف کو حاصل کرنے کے لیے پائیدار اور ہدف پر منی ڈھانچہ جاتی اصلاحات کے راستے پر واپس لوٹ جانے کی ضرورت ہو گی۔

پر دستاویز اس بات کا احاطہ کرتی ہے کہ پاکستان بلند اور پائیدار معاشر ترقی کے راستے پر کیسے گامزد ہو سکتا ہے۔ اس روپر ٹکنیکی تشكیل تمام شرکت داروں کے ساتھ مل بیٹھ کر اور تجزیوں پر کی گئی ہے جو، Pakistan@100: Shaping the future (2019), The Pakistan Systematic Country Diagnostic: Leveling the Playing Field (2020), and the Creating Markets in Pakistan: Country Private Sector Diagnostic (2021)، کا حصہ تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں مقامی اور بین الاقوامی تجزیوں کا ذخیرہ بھی شامل ہے۔

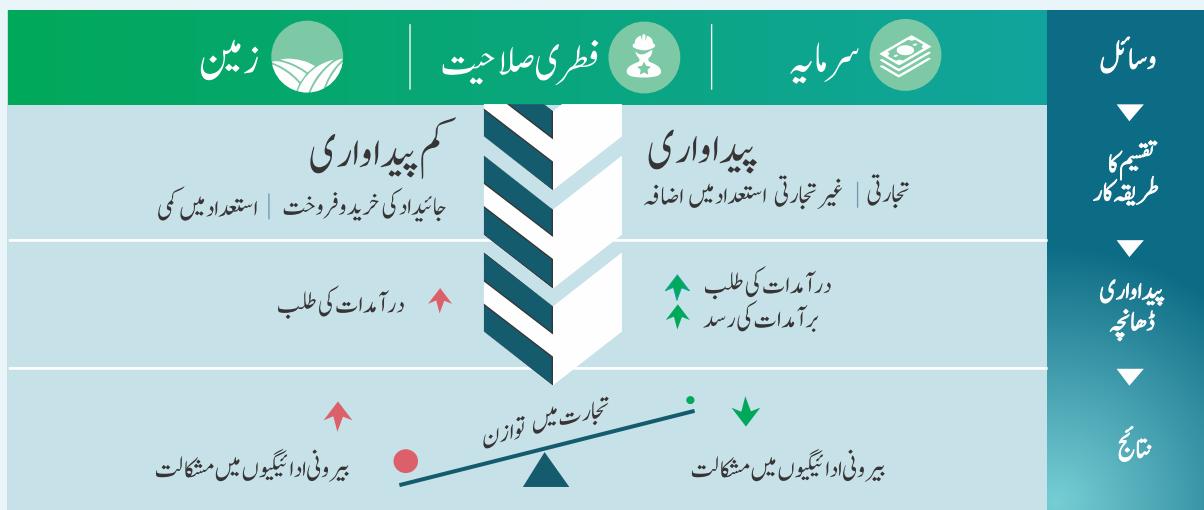
اس دستاویز کا حاصل بحث یہ ہے کہ پاکستان کی ترقی کی شرح محض اس لیے جو دکھل کر رہا ہے کہ وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں اور وسائل کو بہترین مقاصد میں بروئے کارلانے میں قادر ہے۔ اس نااہلی کے پیچھے کچھ ایسی خامیاں پیدا کرنے والے عوامل ہیں جو یا تو پالیسی فیصلوں کا نتیجہ ہیں یا پھر ان عوامل کا علاج نہیں کیا گیا۔ خامیاں کئی طرح کی شکل اختیار کرتی ہیں۔ اس کی چند لوٹاں میں محصولات، حکومتی رعایت، جgm کی بنیاد پر صنعتی پالیسیاں، تجارتی پابندیاں یا صنعتی معیارات شامل حال ہیں (شکل E.1)۔ یہ سب خرابیاں مل کر کمپنیوں اور گھرانوں کو منقص وسائل میں اس طرح کی مخصوص مراعات پیش کرتی ہیں جو سماجی طور پر اعلیٰ نہیں ہوتیں بلکہ یہ اختراعیت اور پیداواریت میں بہتری لانے کی بھی حوصلہ لکھنی کرتی ہیں۔

یہ خامیاں زمین اور سرمائی کی تخصیص کو بھی بری طرح متاثر کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر برادرست محصولات کی شرح میں فرق صنعتی پیداوار یا قبل تجارت اشیاء کی پیداوار میں سرمایہ کاری کی بجائے جائیداد کی خرید و فروخت میں سرمایہ کاری کو زیادہ منافع بخش ہتھا ہے۔ اور کوئی نکاح جgm کے اعتبار سے قبل تجارت شعبے کا تعلق مکمل ترقی کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے اس لیے مکمل ترقی کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔ قبل تجارت اشیاء میں بھی برآمدی ڈیوٹیز کی بلند شرح کمپنیوں کو ایسے فیصلے کرنے پر مجبور کرتی ہے کہ وہ برآمد کرنے کے بجائے بہتر منافع پر اشیاء کو مقامی منڈی میں فروخت کریں۔ مثال کے طور پر اگر پاکستان میں کسی شے کی برآمد پر 10 فیصد درآمدی ڈیوٹی لگتی ہے تو ایسی کمپنی اگر برآمد کرنے کی بجائے مقامی سطح پر وہ شے فروخت کرے تو اسے اوسطاً 40 فیصد زائد منافع ہوتا ہے۔ ایسی کمپنیاں جو ایسے نقصان کو جانے کے باوجود برآمدات کی غرض سے صنعتی پیداوار کے شعبے میں کام کرنے کا فیصلہ کرتی ہیں انہیں مزید خامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے: اگر کیری کمپنیاں جدت پسند ہیں تو وہ برآمدی مراعات سے محروم ہو جاتی ہیں۔ ایک ایسا برآمد کنندہ جو ایک روایتی شے (جیسا کہ سلے ہوئے کپڑے) برآمد کرتا ہے اس کے لیے برآمدی حکومتی رعایت حاصل کرنے کا امکان ایک ایسے برآمد کنندہ کے مقابلے میں 80 فیصد زیادہ ہوتا ہے جو ایک جدید چیز بنانے کر برآمد کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ برآمدات پر مراعات کے منصوبے میں عموماً تسلیم شدہ اور غیر معماري برآمدی اشیاء کو منتخب کیا جاتا ہے اور جس سے ان اشیاء پر منافع 30 سے 35 فیصد تک بڑھ جاتا ہے۔¹ مثال کے طور پر زراعت کے شعبے میں خاص فصلوں کی امدادی قیمتیں اور اس کے ساتھ ساتھ مزید رعایتیں کسانوں کو اس طرف مائل کرتی ہیں کہ وہ گنے کی فصل کی کاشت کو منقص کریں اور ناکہ دوسرا فصلوں کی طرف توجہ دیں جو عالمی منڈی میں زیادہ قیمتیں حاصل کر سکتی ہوں، یا جو پائی کم استعمال کرتی ہوں۔

¹ برآمدی سبزی، جو DDT یا DLT دکھلاتی ہیں، برآمدی قیمت کے 1.2 یا 4 فیصد تک ہوتی ہیں، اور یہ مخصوص اشیاء (عموماً وہ جو باقاعدگی سے فروخت ہوتی ہیں، روایتی اور کم بخوبی اوتھی کی حالت ہیں) پر دی جاتی ہے۔ اگر جو پائی کم استعمال کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ مراعات کچھ خوبیوں میں 30 سے 35 فیصد تک بیچتی ہیں۔ دیکھیں ہاکس 0.5

انہی خرایوں کی وجہ سے فطری صلاحیتوں کی بھی تقسیم غلط ہو جاتی ہے۔ اگرچہ پاکستان میں خواتین نے تعلیم کے شعبے میں کافی تیزی سے ترقی کی ہے لیکن صرف روایات کی بدولت یہ انسانی سرمایہ پوری طرح استعمال نہیں ہو سکتا کیونکہ خواتین اپنی بھرپور طاقت سے اپنے آپ کو افرادی قوت میں شامل نہیں کر سکتیں۔ لیکن وہ جو افرادی قوت کا حصہ بننے کو تیار ہیں انہیں ربط و ضبط کے مسئلے کا سامنا کرنے پڑتا ہے۔ اگر ہم صنعتی پیداوار کے شعبے کی طلب کو دیکھیں تو اس شعبے کی مجموعی افرادی قوت میں خواتین کا حصہ صرف چار فیصد ہے۔ اس لیے کمپنیوں کے لیے خواتین ملازمین کو ملازمت دینے کے لیے ضروری سرمایہ کاری کرنا سو دمند نہیں ہوتا (جیسا کہ کارخانوں میں ان کے لیے مخصوص گھبیں، بیت الخلاء، حمل و نقل وغیرہ) جب تک کہ خواتین ملازمین کی تعداد ایک خاص حد تک نہیں پہنچ جاتی۔ اگر رسکی طرف سے دیکھا جائے تو ہو سکتا ہے خواتین کی کارخانے میں اس وقت تک کام کرنے پر رضامند نہ ہوں جب تک کہ ان کے لیے کام کرنے کی الگ گھبیں فراہم نہ کی جائیں (یا ایسی گھبیں جہاں بہت سی خواتین موجود نہ ہوں) اور تب وہ کام ناکرنے کا فیصلہ کر لیں۔ لذایہ خرابی مار کیتے کی تاکاہی یار ببط و ضبط کی تاکاہی کھلاۓ گی اور اس کا تعلق صرف روایات سے ہے، نیز پالیسیوں میں اس کا حل بھی پیش نہیں کیا گیا (مثلاً خواتین کے لیے لازماً علیحدہ خاص گھبیں کا ہونا)۔

پاکستان کی ترقی میں درپیش مشکلات: سست رفتار معیشت سے نکنا



پاکستان بار بار بیرونی اداگیوں کے بحران کا شکار کیوں ہوتا ہے؟ بگاڑ کی وجہ سے وسائل کی ناقص تقسیم ہوتی ہے



... اور وسائل کی تقسیم میں موجود
بگاڑ کے ان تین شعبوں پر اثرات اور
پاکستان کی جمیعی معاشی کارکردگی
پر نظر ڈالتی ہے



یہ رپورٹ ان شعبوں میں
پاکستان کی کارکردگی
کے جائزے پر مشتمل ہے

اس دستاویز میں جائزہ لیا گیا ہے کہ پاکستان نے ان تین شعبوں میں جو ترقی کے عمل میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں کیسی کارکردگی کا دکھائی ہے: پیداواریت، کمپنیوں اور اس میں سرمایہ کاری کی ترقی، اور خواتین کی افرادی قوت میں شرکائی کاری۔ یہ دستاویز معیشت کے مختلف شعبوں میں کمپنیوں کی پیداواری عملی قوت، کمپنیوں کی ترقی اور اس میں سرمایہ کاری کے طریقوں اور خواتین کی قدرتی صلاحیتوں کی تخصیص کے نئے پہلووں پر نئے شواہد پیش کرتی ہے۔ دستاویز بتاتی ہے کہ کمپنیاں۔ زرعی زمین۔ یا افراد ان خرابیوں سے ہونے والے فیصلوں سے کس طرح متاثر ہوتے ہیں۔ نیز اس میں ایسی تجویز بھی دی گئی ہیں کہ کس طرح کے اقدامات یا پالیسیاں عمل میں لائی جائیں جو وسائل اور قدرتی صلاحیتوں کی تخصیص پر ان خرابیوں کے اثرات کو کسی حد تک کم یا ختم کر سکیں۔ یہ پورٹ جو 8 ابواب پر مشتمل تجویز کا خلاصہ پیش کر رہی ہے کہ اہم نکات ذیل میں دیے گئے ہیں۔

یہ دستاویز پہلے حصے میں مختلف شعبوں میں پیداواریت کے محکمات اور اس کے بڑھانے والے عوامل پر بحث کر رہی ہے۔

پاکستان میں مجموعی پیداواری صلاحیت گزشتہ ایک دہائی کے دوران جو دکا گراوٹ کا ٹھکار رہی ہے، جس کی عمومی وجہ کمپنیوں اور زرعی زمینوں کی پیداواریت وقت گزرنے کے ساتھ کم ہوتی چلی گئی ہے۔ کوڈ۔ 19 کی وبا نے کمپنیوں کی پیداواری صلاحیت کو بدتر کر دیا ہے، 2020 میں یہ کمی 23 فیصد تک رہی۔² ملک کے مختلف حصوں میں کام کرنے والی مختلف نویعت کی کمپنیوں میں پیداواری صلاحیت میں کمی دیکھی گئی ہے، تاہم خاندانی ملکیت والی کمپنیوں میں اس کی کی نیشان دہی نہیں ہے۔ زراعت کے شعبے میں اگر پاکستان کی اہم فصلوں کو دیکھا جائے تو گزشتہ چند دہائیوں کے دوران پیداوار میں اضافہ ہوا ہے، اس کی وجہ معلومات کو بھر پور طریقے سے استعمال کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ زیادہ تر فصلوں کی مجموعی پیداواریت کم ہوتی جا رہی ہے، اس صورت میں صوبوں کے لحاظ سے: پنجاب اور سندھ کی کارکردگی خیر پختہ خواہ اور بلوچستان سے قدر رہے بہتر رہی ہے۔

وسائل کو مختص کرنے سے حاصل کردہ فوائد و بارہ تخصیص سے حاصل ہونے والے کم پیداوار والی کمپنیوں سے ہٹا کر بڑی پیداوار والی کمپنیوں کی طرف کرنے سے اتنے زیادہ نہیں کہ وہ کمپنیوں میں گرتی ہوئی پیداوار کے نقصان کا ذرا کم کر سکتیں۔ زیر مطالعہ کمپنیوں میں وسائل کی تخصیص کے فوائد کا مشاہدہ کیا گیا، اگرچہ یہ بہت معمولی نویعت کے تھے۔ زراعت میں پنجاب میں زرعی زمینوں کے تجویز سے ظاہر ہوا ہے کہ اس عرصے میں وہاں ترتیب وار تخصیص کردہ کارکردگی میں نقصان ہوا ہے جس میں وسائل کا بہاؤ زیادہ پیداواری کھیتوں سے کم پیداواری کھیتوں کی طرف رہا ہے۔ رپورٹ میں تجویز کی تکمیل نظریاتی بنیاد پر خرابیوں کی پیمائش کے ساتھ کی گئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خرابیوں کو ختم کرنے سے مجموعی پیداواری فوائد 30 فیصد تک جاسکتے ہیں، جو وسائل کی بہتر تخصیص کی وجہ سے تقریباً 18 فیصد تک ہیں اور پیداواری سرگرمیوں میں زیادہ کمپنیوں کی شمولیت کی وجہ سے 12 فیصد تک ہیں۔

کمپنی کی پیداواریت میں گراوٹ کا خاطر خواہ حصہ پاکستان کا اندر وہی منڈیوں کی طرف پہنچ جانے سے ملک ہے۔

برآمدی پہلوپر دیکھا جائے تو رپورٹ میں برآمد کنندگان کے لئے ایک اہم پیداواری منافع پر روشنی ڈالی گئی ہے جو ان دونوں برآمد کنندگان کے چنان سے جڑا ہے ایک وہ جو برآمداد میں بہتر کر کردگی کا مظاہرہ کریں اور دوسرا وہ جو برآمد کے عمل سے سیکھیں۔ تاہم تجویز کے دوران دیکھا گیا ہے کہ معیشت میں برآمد کنندہ کمپنیوں کا حصہ کم ہوا ہے، اسی طرح ان کمپنیوں کا جو برآمداد کو جاری رکھے ہوئے ہیں ان کا برآمداد کی مجموعی فروخت میں حصہ بھی کم ہوا ہے۔ برآمدی پیداوار برآمدات کے فروغ اور برآمدی پیداواری صلاحیت پر منحصر ہوتی ہے، لیکن پاکستان میں برآمدی فروغ کی سب سے اہم پالیسیوں میں سے ایک یعنی محصولات کی ڈیبوٹی کی واجہی (برآمدات میں اضافہ یا حکومتی چھوٹ کا منصوبہ) کے اثرات کے جائزے سے پہنچتا ہے کہ اس کے ثبت اثرات نسبتاً بہت کم ہیں جبکہ اس پر آنے والی لاغت بہت زیادہ ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس منصوبے نے برآمدات کو ایسی مصنوعات پر مرکوز کیا ہے جن پر حکومتی چھوٹ کی شرح زیادہ تھی اور جو مستلزم اور کم جدت کی حال تھیں۔ اس طرح اس منصوبے نے برآمدات کے محدود تنوع کو بدتر کر دیا جو برآمدات کا مجموعہ گزشتہ دو دہائیوں سے ظاہر کر رہا تھا۔

درآمدی پہلوپر، خاص طور پر خام اشیاء پر زیادہ درآمدی ڈیبوٹیوں نے کمپنیوں کی پیداواری صلاحیت کے ساتھ ساتھ فروخت اور اجرت پر بھی مخفی اثرات ڈالے ہیں۔ اگرچہ دنیا کے بیشتر ممالک نے عالمی دیلوپ چین (GVC) انتساب کو اپنایا لیکن پاکستان نے اس کے بر عکس اپنی تجارتی لائگت میں اضافہ کیا۔ مثال کے طور پر درآمدی ڈیبوٹی مالی سال 10 میں او سطھ 15 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 20 میں زیادہ سے زیادہ 21.3 فیصد ہو گئی جس سے خام اشیاء پر بڑے اور اہم آلات کی درآمد پر لائگت بڑھ گئی۔ 2012 اور 2020 کے

² دستیاب ڈیٹا سے یہ جائزہ لینے میں مدد نہیں ملتی کہ آیا 2021ء میں جعلی ہوئی یا نہیں۔ تاہم امکان ہے کہ ایسا ہی ہوا ہے۔

در میان صنعتی پیداوار کے تمام شعبوں نے اپنے زیر استعمال خام اشیاء پر درآمدی ڈیوٹی میں اضافے کا سامنا کیا ہے۔ باب 3 میں پیش کردہ نئے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ اپ سٹریم سیکٹر³ میں درآمدی ڈیوٹیوں کے بڑھنے کی وجہ سے ڈاؤن سٹریم سیکٹر کی پیداواری صلاحیت، فروخت اور اجرت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ پیداوار کے اپ سٹریم سیکٹر کی ڈیوٹیوں میں ایک فیصد اضافہ پیداواری ڈاؤن سٹریم شعبوں میں 0.6 فیصد کمی اور اجرتوں میں 0.5 فیصد کمی کا باعث بتا ہے۔ تباہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ درآمدی خام اشیاء پر برآمد کنندگان کی جانب سے ادا کردہ ڈیوٹیوں پر چھوٹ فراہم کرنے والے منصوبے درآمدی ڈیوٹی میں خرابیوں سے محفوظ رکھنے میں مکمل طور پر موثر نہیں رہی ہیں کیونکہ تمام برآمد کنندگان کو ان تک رسائی حاصل نہیں ہوئی۔ چھوٹے برآمد کنندگان کو انتظامی بوجہ اور طویل دفتری طریقہ کارکی وجہ سے ڈیوٹی چھوٹ کے لئے فائل جمع کروانا مشکل کام لگتا ہے، اس سے تمام چھوٹی کمپنیاں متاثر ہوئی ہیں۔ اس طرح ڈاؤن سٹریم کمپنیوں پر درآمدی ڈیوٹی میں اضافے سے پیداواری صلاحیتوں پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں اور یہ چھوٹے برآمد کنندگان پر بہت زیادہ پڑے ہیں جبکہ بڑے برآمد کنندگان پر ان کا اثر نہ ہونے کے برابر ہے۔

سیکشن کا آخری باب روزگار، غربت میں کمی اور برآمدی رجحان کے نقطہ نظر سے ایک اہم شبہ یعنی زراعت میں پیداواری صلاحیت کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

زراعت کے شبے میں کہیت اور صلحی سطح کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ماحولیاتی تبدیلیاں پاکستان کی زرعی پیداواری صلاحیت کے لئے انتہائی خطرناک ہیں۔

پاکستان میں فصلوں کی پیداواری صلاحیت بلند درجہ حرارت اور بارش کے تغیرات کے لحاظ سے انتہائی حساس ہے، المذاہموں کی تبدیلیوں کی وجہ سے فصلوں کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ فصلیں (خاص طور پر گندم اور گنے کی) زیادہ درجہ حرارت سے منفی طور پر متاثر ہوتی ہیں۔ دوسرا جانب انتہائی کم درجہ حرارت گندم اور چاول کو منفی طور پر متاثر کرتا ہے جبکہ یہ گنے کی پیداوار کے لیے فائدہ مند ہے۔ زیادہ وافر بارش اور نرم تمام فصلوں کی پیداوار کو منفی طور پر متاثر کرتی ہیں (صرف بارش اور گنے کے درمیان تعلق اس سے مستثنی ہے) اور ہو چاول اور گنے کی پیداوار کو منفی طور پر متاثر کرتی ہے۔ یہ تجھیے انتہائی موسمی تبدیلیوں کے تجزبات سے مل کر زرعی پیداواری صلاحیت اور پیداوار پر تباہ کن اثرات مرتب ہونے کا پتہ دیتے ہیں اور اس حقیقت کو یہاں کرتے ہیں کہ موسمی تبدیلیاں انتہائی درجہ حرارت کو جنم دیں گی اور اس پہلو کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ سرمایہ کاری کو ان صنعتیات میں کمی جائے جو موسمی تبدیلیوں کے موافق ہوں۔

دوسرے سیکشن نجی سرمایہ کاری کی مشکلات، برادرست یوروفی سرمایہ کاری کے کردار اور پاکستان میں سرمایہ کاری اور کمپنیوں کی ترقی کے درمیان روابط پر غور کرنے پر ملاحظہ ہے۔

پیداواری صلاحیت میں کمی کی کچھ وجہ سرمایہ کاری کی کم شرح میں کمی ہے، ایسا خاص طور پر قابل تجارت اور پیداواری شعبوں میں دیکھا گیا ہے، جس سے کمپنیوں کی ترقی مزید محدود ہو جاتی ہے۔ پاکستان میں نجی سرمایہ کاری کی شرح 2000 کی دہائی میں GDP کی اوسط 14 فیصد سے کم ہو کر 2010 کی دہائی میں 11.1 فیصد رہ گئی ہے۔ براہ راست یوروفی سرمایہ کاری (FDI) نے بھی سرمایہ کاری کو فروغ دینے میں کوئی کردار ادا نہیں کیا کیونکہ GDP گزشتہ ایک دہائی کی نسبت سے ایک فیصد کم رہی ہے۔ صنعتی پیداواری صنعتوں کے تازہ ترین سروے کے مطابق صنعتی پیداوار کے شبے میں موجود سرمائے کی ٹوٹ پھوٹ اور فرسودگی کے اخراجات کو نکال کر اگر خالص نجی سرمایہ کاری کو دیکھا جائے تو وہ ملکی سطح پر مجموعی طور پر 9 فیصد جبکہ بلوچستان اور خیبر پختونخواہ میں بتر تر 1 اور 3 فیصد، پنجاب اور سندھ میں 11 اور 8 فیصد رہی۔

پاکستانی کمپنیوں کا جب زیادہ تر قابل موازنہ ممالک کے مقابلے میں چھوٹا ہے اور انہیں ترقی کرنے کے لیے جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ کم اور درمیانی آمدی والے ممالک میں بڑی پیداواری کمپنیاں زیادہ ختراجی ہوتی ہیں، زیادہ برآمد کرتی ہیں، اپنے کارکنوں کو زیادہ تربیت فراہم کرتی ہیں اور میں الاقوامی سطح پر مسابقاتی صنعتیات اور معیارات حاصل کرنے کی خواہش کرتی ہیں۔ تاہم پاکستان میں بہت بڑی کمپنیوں کا تناسب اوسط سے کم ہے۔ برآمدی شبے میں یہ بہت واضح ہے۔ میں الاقوامی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ برآمدی سپر سٹارز ہی برآمدی نمودار تنوع کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ تاہم پاکستان میں برآمد کنندگان کم جم کے حامل ہیں۔ مثال کے طور پر اوسط پاکستانی تجارتی برآمد کنندہ سالانہ 14 لاکھ امریکی ڈالر کا سامان برآمد کرتا ہے جبکہ بگھہ دلیش میں یہ شرح 38 لاکھ امریکی ڈالر ہے۔ علمی شبے پر مبنی خدمات کے لئے، مخصوص پاکستانی تجارتی برآمد کنندگان مخصوص تجارتی برآمد کنندگان کے جم کا تقریباً دو تہائی ہیں۔ تاہم، علمی شبے پر مبنی خدمات میں بڑے پیمانے پر کام کرنے سے حاصل ہونے والے فوائد اشیاء کی پیداوار کے مقابلے میں غیر اہم ہیں۔ اس سے متعلق،

³ اپ سٹریم سیکٹر مصنوعات کا بتداعی مرحلہ ہوتا ہے جبکہ ڈاؤن سٹریم سیکٹر اس کے اختتامی مرحلہ کی طرف جانے کو کہتے ہیں۔

پاکستان میں کمپنیوں کی ترقی کے نمونے دیگر جگہوں کے مقابلے میں کم متھر کہیں۔ پاکستان میں کمپنیاں جیسے جیسے پرانی ہوتی جاتی ہیں وہ اپنا جgm بڑھانے کے لیے کوشش کرتی رہتی ہیں۔ پاکستان میں ایک نوجوان رسمی کمپنی جو 10 سے 15 سال کے کام کر رہی ہے، اس کا جgm تقریباً ایک ایسی کمپنی کے برابر ہوتا ہے جو 40 سال سے زیادہ عرصے سے کام کر رہی ہے۔ جبکہ بہتر کام کرنے والی منڈیوں میں شواہد اپ یا آٹھ تھریک پر عمل پر ایں۔ کمپنیاں یا تو بڑھتی ہیں یا باہر ہو جاتی ہیں۔ پاکستان میں برآمد لندنہ کمپنیوں کو دیکھا جائے تو پانچ سال کی مدت کے اندر ایک چھوٹے برآمد لندنہ کے بڑے ہونے کا امکان مصر، بلکہ دلشیز یا چین جیسے قابل موازنة ممالک کے مقابلے میں کم ہوتا ہے۔ کمپنیوں کی محدود ترقی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ پاکستان بڑے پیمانے پر جgm پر مختصر پالیسیوں پر انحصار کرتا ہے، جو کمپنیوں کو چھوٹے رہنے پر مجبور کرتی ہیں، نہیں یہ کہ پاکستانی حکومت بینکوں سے بڑے پیمانے پر قرض لیتی ہے، جس سے نجی شعبے کے لیے قرض لینے کی گنجائش کم رہ جاتی ہے، تیجتاً سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ کمپنیوں کی ترقی بھی متاثر ہوتی ہے۔⁴

حکومتی قرض جو نجی سرمایہ کاری کو کم کرتا ہے، اسے ایسی کمپنیوں کی معاونت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو حکومتی قرض کے بغیر نہیں چل سکتیں۔ پاکستان میں کمزور اور لاگر کے نام سے جانے والی کمپنیوں کی تعداد زیادہ ہے، یعنی وہ کمپنیاں جو کم از کم مسلسل تین سال سے خسارے میں ہیں (2016 میں پاکستان میں قابل موازنة ممالک میں کمزور اور لاگر کمپنیوں کی تعداد اپنے مقابلی ممالک میں سب سے زیادہ تھی)۔ اس تعریف کے مطابق سرمایہ کاری اداروں (SOEs) اور خاندانی ملکیت والی گھریلو کمپنیوں کے مراد رکمپنی ہونے اور سرمایہ کاری کی کم شرح دکھانے کے امکانات زیادہ ہیں۔ غیر خاندانی ملکیت والی گھریلو کمپنیوں کے مقابلے میں سرمایہ کاری ملکیت اور خاندان کی ملکیت والی کمپنیوں کو غیر خاندانی ملکیت والی گھریلو کمپنیوں کے مقابلے میں 3.9 اور 6.7 فیصد اشاریہ کم منافع حاصل ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کمزور اور لاگر کمپنیاں تخلیل ہونے کی وجہے قائم رہتی ہیں، جبکہ بہی وسائل زیادہ پیداواری اور منافع بخش کمپنیوں کو فراہم کیے جاسکتے ہیں۔ یہ وسائل اس خرابی کی طرف اشارة کرتے ہیں جو معاون کاموں کے لیے درکار قم میں حائل رکاوٹ سے پیدا ہوتا ہے جو (جیسے ریاستی ملکیتی اداروں کے لیے سرمایہ امداد)، حکومتی چھوٹ، کمزور مسابقات اور دیوالی پن ہونے کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ SOEs کو دیکھا جائے تو ان کا ایک بڑا حصہ معیشت کے اپ سڑیم شعبوں میں جیسا کہ نقل و حمل، مالیاتی یا توatalی کی کمپنیوں کی صورت میں کام کر رہا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ان کی ناہلی خاممال اور پیداوار (ان پیٹ آؤٹ پیٹ) کے باہمی ربط کے باعث پوری معیشت پر پھیل جاتی ہے۔

زیادہ منافع کا تعلق ضروری نہیں کہ یہ اعلیٰ پیداواری صلاحیت سے ہو بلکہ اس کا تعلق برآمدی تحفظ سے ہو سکتا ہے۔ درآمدی مسابقات سے محفوظ شعبوں میں کمپنیوں کو کم تحفظ کے ماحول میں کام کرنے والوں کے مقابلے میں زیادہ مالی منافع حاصل ہوتا ہے۔ درحقیقت درآمدی ڈیلویٹیوں میں ایک فیصد اشاریہ کا اضافہ منافع میں او سٹا 4 فیصد کی گنجائش کا اضافہ کرتا ہے۔⁵ محفوظ شعبوں میں کام کرنے والی یہ کمپنیاں زیادہ کھلے شعبوں میں کام کرنے والوں کے مقابلے میں اپنی آمدی اور ملازمین کے تناسب کے لحاظ سے کم برآمدات بھیتی ہیں۔ اس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ درآمدی ڈیلوٹی دراصل برآمدات پر محصول کا کام کرتی ہے کیونکہ یہ ورنی مسابقات سے تحفظ مقامی منڈیوں میں ایسی کمپنیوں کی فروخت کو بڑھادیتا ہے۔

سرمایہ کاری کی شرح میں اضافہ کرنے اور بڑی کمپنیوں کو منڈیوں میں متھر کرنے کے لیے پاکستان اپنی غیر استعمال شدہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری (FDI) صلاحیت سے فائدہ اٹھا سکتا ہے جس کا تخمینہ سالانہ 2.8 گھریلو امریکی ڈالر لگایا گیا ہے۔ پاکستان میں غیر استعمال شدہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی صلاحیت کا تخمینہ تقریباً 2.8 ارب امریکی ڈالر سالانہ لگایا گیا ہے۔ اس صلاحیت کو تابو کرنے سے بیرونی سرمایہ کاری کی آمد میں بھی براہ راست دو گناہ اضافہ ہو جائے گا۔ اس اندائزے کے مطابق غیر استعمال شدہ کمکنہ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا مطلب حد تقریب کرنا نہیں بلکہ پاکستان کی خصوصیات اور او سٹ پالیسیوں اور عمل درآمد کی صلاحیت کے پیش نظر کی جانبے والی توقعات سے وابستہ ہے۔ تاہم برآمدات پر مبنی یا براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کو بڑھانے کے لئے تجارتی لگات کو کم کرنے، انضباطی ماحول کو ہموار کرنے اور پالیسی کی غیر تینی صورتحال کو کم کرنے کے لئے فعال پالیسیوں کی ضرورت ہو گی۔ اس وقت جو قسم براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی پاکستان میں ہے وہ زیادہ تر اندر ورنی ہے اور باقی معیشت میں پیداواری صلاحیت محدود ہے۔ باب 6 میں پیش کردہ شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں اپ سڑیم شعبوں میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری سے ثابت لیکن محدود پیداواری پھیلا دو قوع پذیر ہوتا ہے۔

⁴ پاکستان میں نجی بینکوں کے سرمایہ قرض کی شرح 2021 میں 4 فیصد سے بڑھ کر تھی، اس کا اندازہ بینکوں کے پاس سرمایہ قرضوں اور ان کے مجموعی بیانوں کی شرح سے لگایا گیا ہے، یہ شرح جائزے میں شامل تمام ممالک میں سب سے بلند ہے (حوالہ: نفعی تکمیل، آئی ایف فاٹس سائنس اند پیکنریز، بزری اور مالیاتی انداؤ اند شار، ورلہ اکنامک آؤٹ لکڈ ڈیٹا بنیں)۔

⁵ یہ پیداوار میں شامل ڈیلوٹیوں کے عام صفتی پیداوار سیکر کے حصے کے ایک تباہی ہونے اور ڈیلوٹیوں کے منافع کے حصے کے بدالے میں دو تباہی ہونے سے مطابقت رکھتا ہے۔

یہ اثرات بڑھتے ہوئے شعبوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں برادرست بیر و فنی سرمایہ کاری سے وابستہ ہیں اور کم ترقی یافتہ کپنیوں کو زیادہ فائدہ نہیں پہنچاتے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہی کپنیاں فائدہ اٹھاتی ہیں جو اپنے عمل سے سیکھتی ہیں۔ افقي برادرست بیر و فنی سرمایہ کاری کے پھیلاؤ کا کوئی ثبوت موجود نہیں ہے۔

آخری سیشن کمپنیوں اور زرعی زمینوں سے ہٹ کر اس بات کا جائزہ لیتا ہے کہ فطری استعداد کو کس طرح تقسیم کیا جا رہا ہے۔ یہ خاص طور پر خواتین کی افرادی قوت میں شرکت پر مرکوز ہے۔

تیز رفتار اور پائیدار ترقی کے لئے پاکستان کی تمام تر صلاحیتوں کو سامنے لانے اور انہیں بہترین استعمال کے لئے مختص کرنے کی ضرورت ہے۔ تاہم پاکستان اپنی ترقی کی اس سطح کے لحاظ سے خواتین کی افرادی قوت میں شرکت (FLFP) کی شرح توUGH سے کہیں بیچھے ہے۔ 2019 میں جن مالک کی فی کس خام قومی پیداوار (GDP) کم تر سے درمیانی درجہ تک تھی وہ صرف دو ممالک تھے اور مجموعی طور پر نو ممالک تھے جن کی خواتین کی افرادی قوت میں شرکت (FLFP) کی شرح پاکستان سے کم تھی۔ اس کے علاوہ وہ خواتین جو تنخواہ دار ملازمت میں حصہ لینا چاہتی ہیں ان کے لیے اپنی مرخصی کی ملازمت حاصل کرنے میں حاکم رکاوٹیں کہی ملازمتوں کو محدود کر دیتی ہیں۔ مجموعی طور پر، اس سے صلاحیتوں کی غلط تقسیص ہوتی ہے۔

پاکستان اپنے ہم عصر مالک کے مقابلے میں خواتین کے روزگار کے فرق کو ختم کر کے خام قومی پیداوار (GDP) میں 5 سے 23 فیصد تک اضافہ کر سکتا ہے، تاہم اس کا انصار لیبر مارکیٹ کی معادن بھیلی محکت عملی کے نفاذ پر ہے۔ باب 7 میں پاکستان کے لئے خواتین کے روزگار اور خام قومی پیداوار (GDP) کے فوائد کے بارے میں نیا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اگر پاکستان بھلہ دیش اور کم درمیانی آمدنی والے ممالک کے لئے درمیانی درجہ کی نمائندگی کرنے والے ایک فرضی ملک کے مقابلے میں اپنی خواتین کے روزگار کے فرق کو کم کرے تو اس سے خام قومی پیداوار (GDP) پر کیا فرق پڑے گا۔ اگر پاکستان بھلہ دیش کے تابع سے اپنی خواتین کے روزگار کے فرق کو ختم کرے تو تقریباً 73 لاکھ نئی ملازمتیں پیدا ہوں گی اور ملکی خواتین کی سطح 2018 میں 22 فیصد سے بڑھ کر 34 فیصد ہو جائے گی۔⁶

پاکستان میں تعلیم کا حصول اور خواتین کی افرادی قوت میں شرکت (FLFP) کا تعلق ایک پوھل کا گراف ظاہر کرتا ہے، جو رابط کاری بڑھنے سے بڑی حد تک غالب ہو جاتا ہے۔ کام کرنے کی عمر کی خواتین جن کے پاس رسی تعلیم کی کمی ہے یا پھر وہ جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں ان میں لیبر مارکیٹ میں حصہ لینے کا امکان زیادہ ہوتا ہے جبکہ درمیانی سطح کی تعلیمی حصول والی خواتین کم FLFP سے وابستہ ہوتی ہیں۔ غربت کم FLFP سے وابستہ صنفی معیارات کو ختم کرتی ہے (کیونکہ غریب گھرانوں میں بھی تعلیمی حصول کا نقصان ہوتا ہے) جبکہ یہ صنفی اصول زیادہ آمدنی والے کم گھرانوں کو متاثر کرتا ہے جہاں خواتین کا تعلیمی حصول زیادہ ہوتا ہے۔ درمیانی سطح کے لئے، رسدا اور طلب کی رکاوٹیں FLFP کو محدود کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ رسدا کے حوالے سے صنفی اصول مکمل طور پر اعلیٰ تعلیم کے حصول کی سطح پر زیادہ اثر نہیں ڈالتا۔ طلب کی طرف سے دیکھا جائے تو ہو سکتا ہے تعلیم کی ان سطحیوں پر خواتین کے لئے ملازمتیں دستیاب ہی نہ ہوں (نہ صرف ملازمت دینے میں مکمل تعصبات کی وجہ سے، بلکہ اضافی اخراجات کی وجہ سے بھی جو آجروں کو علیحدہ جگہوں، بیت الحلاء، یا محفوظ نقل و حمل کی فراہمی کی صورت میں درپیش ہوتے ہیں)۔⁷ رابط کاری خواتین کے روزگار کے اختیارات بڑھانے میں مدد کرتی ہے کیونکہ یہ دور سے کام کرنے کے اخراجات کو کم کرتی ہے، خدمات کے کچھ شعبوں کو وسعت دینے میں مدد کرتی ہے، سکولوں اور گھروں میں تعلیمی طریقہ ہائے کار کو بہتر بناتی ہے اور زیادہ متنوع خیالات کی ترویج کرتی ہے۔ درحقیقت باب 7 کے مندرجہ ظاہر کرتے ہیں کہ صلیعی سطح پر انٹرنیٹ کی رسانی کی شکل میں بہتر رابطہ کاری خاص طور پر اوسط درجے کی تعلیم یافتہ خواتین کے لئے فائدہ مند ہے۔ مجموعی طور پر پاکستان میں FLFP طلب اور رسدا دونوں طرف سے محدود ہے اور تبدیلی لانے کے لئے دونوں عوامل پر نظر ڈالنے والی کثیر الجھتی پالیسی کے نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔

⁶ اس تجزیے کے لئے بھلہ دیش کا انتخاب اس لیے کیا کیونکہ پاکستان اور بھلہ دیش دونوں ایک جیسی ترقی کی سطح پر ہیں، مردوں کے لئے روزگار کے نمونوں میں ممائٹ پائی جاتی ہے اور شافعی ترجیحات اور روانی ایک جیسے ہیں جن کے تینے میں خدمات بیسے مخصوص شعبوں میں روزگار حاصل کرنے والی خواتین کی تعداد کم ہے۔

⁷ میل کے طور پر صنفی پیداوار میں خواتین کے روزگار کی شرح احتیاجی کم ہے۔ 2015/2016 میں صنفی پیداوار صنعتوں کے سروے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خواتین کا روزگار کل کی روزگار کا صرف 4 فیصد تھا۔ اس پورت کی تیاری کے دوران صنفی پیداوار اور اس کے دوران سے پچھلے یہ زیادہ نئیں کپنیاں جن کے پاس ایسا ایل ایف پی کو بڑھانے کے لئے فعال سہولیات ہیں، بہمول محفوظ اور قفڑ انپورٹ کی فراہمی، پلانٹ میں وقف جگہ اور کچھ معاملات میں پیچوں کی دیکھی جاتا ہے، وہاں زیادہ خواتین کام کرتی ہیں۔

ان متن کی بنیاد پر یہ دستاویز ایک تبدیلی لانے والے اصلاحاتی لائچہ عمل کا غاکہ پیش کرتی ہے جو پاکستان کو خاطر خواہ فائدہ پہنچا سکتا ہے اور اس میں وسائل اور صلاحیتوں کے مختص کرنے کے طریقے کو بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اصلاحات کے لائچہ عمل کو ان عالمی حالات سے اور بھی زیادہ متعلقہ بنادیا گیا ہے جن کا اس وقت پاکستان کی معیشت کو سامنا ہے۔ کوڈ-19 وبا کے بعد رسید کی چین میں خلپڑا ہے جس سے پیداواری لگت میں اضافہ ہوا ہے اور ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں افراط زریکاس طور پر بڑھا ہے۔ ترقی یافتہ معیشتوں کے مرکزی بینکوں نے مالیاتی حکمت عملی کو سخت کر دیا ہے چنانچہ عالمی مالیاتی حالات بھی سخت ہو گئے ہیں اور اس کی وجہ سے مرکزی بینکوں نے خطرے سے خالی سرمایہ کاری کو فروغ دیا ہے جس کو حاصل کرنے کے لیے سرمایہ کاری کا پیمانہ کمکنہ طور پر بڑھ گیا ہے، اس سے ممکنہ طور پر ترقی پذیر ممالک میں سرمایہ کاری کے حوالے سے مشکلات بڑھی ہیں۔ یوکرائن میں جنگ سے اجنس کی قیتوں میں اضافہ ہوا ہے جس کے باوے افراط زر اور مالی اور بیرونی کمزوریوں میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ اس تناظر میں وسائل مختص کرنے اور پیداواری صلاحیتوں کو بہتر بنانے کے لئے خرابیوں کو کم کرنے والا اصلاحاتی لائچہ عمل سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔

محوزہ اصلاحاتی لائچہ عمل کو پاکستان کی پیچیدہ سیاسی معیشت میں مرحلہ وار نافذ کرنے کی ضرورت ہے۔

پاکستان میں موجود خرابی بڑی حد تک طاقتور اندر و فراہمی افراد کی وجہ سے ہیں، اگرچہ ان کی تعداد محدود ہے: تاہم یہ اپنے فوائد کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لئے منصوبہ بندی کے عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔⁸ مثال کے طور پر زراعت میں یہ بڑے زمیندار ہیں جو حکومتی چھوٹ کے منصوبے یا بہت محدود فضلوں (مثلاً چینی یا گندم) کے لئے رعایتی خام مال سے مستفید ہوتے ہیں۔ مقامی طور پر فروخت کے لیے ہونے والی صنعتی پیداوار میں یہ بڑے کاروبار ہیں جو درآمدی تحفظ حاصل کرتے ہیں، یہ تحفظ عموماً 100 فیصد شرح سے زیادہ محصول پر مبنی ہوتا ہے۔ برآمدات پر مبنی صنعتی پیداوار مصنوعات میں وہ نیکشاںکل اور ملبوسات جیسی اچھی طرح قائم مصنوعات کے بڑے برآمد کنندگان ہیں جو برآمدی حکومتی چھوٹ کا غیر متناسب حصہ وصول کرتے ہیں جن میں مقامی مخصوصات اور (EFS)، DLT لیویں المدت قرض کی سہولت (LTFF) شامل ہیں اور بعض صورتوں میں تو انہی پر بھی حکومتی چھوٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ خدمات میں وہ مالیاتی ادارے ہیں جو نسبتاً کم خطرے والے سرکاری قرضوں یا جائزیوں کی خرید و فروخت سے متعلق شعبوں کے بڑے حصے کی مالی معاونت کرتے ہیں جن کو معیشت کے مقابلے میں محصول کے بوجھ کا کم سامنا ہوتا ہے۔

خرابی کی قیمت عموماً بڑی تعداد میں وہ غیر متعلقہ لوگ ادا کرتے ہیں جن کا ان میں کوئی کردار نہیں ہوتا، اور بنیادی طور پر، اس خرابی کی قیمت تیز قیمتوں اور مستقل ترقی کی صورت میں ادا کی جاتی ہے۔ ”بہر کے لوگ“ اس تناظر میں ان افراد کو بیان کیا جاسکتا ہے جو ان ترقیاتی حالات سے مستفید نہیں ہوتے مگر وہ اندر کے افراد جن کے لیے متعارف کرایا گیا تھا۔ مثال کے طور پر یہ وہ صارفین ہیں جو زیادہ درآمدی تحفظ کی وجہ سے زیادہ قیمتیں ادا کرتے ہیں، قابل گزار آمدن والے وہ کاشنکار جو خام مال کی زیادہ قیمت ادا کرتے ہیں اور اخام مال/پیداوار پر حکومتی چھوٹ سے فائدہ نہیں اٹھاسکتے، وہ ماٹکر دیا چھوٹے کاروباری ادارے جو منصوبوں کی پیچیدگی کی وجہ سے حکومتی چھوٹ کے منصوبے سے یا نیکس چھوٹ سے حقیقی طور پر باہر ہیں (مثلاً برآمد کنندگان کے لئے ذیٹی اور محصول کی معافی، DTRE)، وہ کاروباری ادارے (موجودہ یا مکنہ) جن کو جان بو جھ کر ایسی مراعات سے خارج کیا گیا ہے کیونکہ وہ غیر روایتی مصنوعات برآمد کرتے ہیں (جیسے DDT اور DLT لیویں المدت قرض کے معاملات میں جو بنیادی طور پر روایتی برآمدی مصنوعات پر دی جاتی ہیں)، یاخوتین جن کو افرادی قوت میں شرکت کے لئے غیر متناسب مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

محکمہ کے اندر بیٹھے لوگ اور باہر کی جانکاری والے افراد کے معمولات اور محکمات ان اصلاحات کے نفاذ کو بے حد مشکل بنادیتے ہیں جس کے لیے مضبوط اور پر عزم سیاسی قیادت اور سول سوسائٹی درکار ہے۔ اس سلسلے میں تین مرحلے پر مشتمل طریقہ کار تجویز کیا گیا ہے جو خرابی کو ختم یا کم کر کے موقع کی فراہمی کو ہمارا کرنے اور ترقی کے عمل کو فروغ دینے کے لیے زیادہ بہتر مساوی نہ حالات کے لیے اقدامات پر منی ہے۔ آخر میں ان تبدیلیوں کی پائیداری کو یقین بنانے کے لئے شوابد پر منی پائی سازی اور زیادہ شفافیت کی ضرورت ہے تاکہ سول سوسائٹی کے پاس کار کر دگی کو بڑھانے والی اصلاحات کا مطالبہ کرنے کے لئے درکار عنصر موجود ہوں۔ یہ ایک یکٹو غلاصہ اہم سفارشات پیش کرتا ہے جبکہ سفارشات کا مکمل مجموعہ اور ان کی جوائزہ ترجیحات مکمل جائزے میں اور ہر باب میں بھی دی گئی ہیں۔

⁸ پاکستان میں اصلاحات کی پوششیکل اکاؤنٹی میں اندر و فراہمی اور بیرونی مزید بحث کے لیے پڑھیں، پاکستان کا منظم ملکی جائزہ، ولڈ بینک، 2020

سب سے پہلے، وسائل کی بہتر تخصیص کے ذریعے مجموعی پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانے کے لئے خرابیوں کو دور کریں مندرجہ ذیل معاملات پر توجہ دیتے ہوئے:

- **محصول کی حکمت عملی:** محصول کے نیٹ کو وسیع کرنا، تمام شعبوں میں محصول کی شرح کو وسعت دینا، سب کے لیے برادر موضع کو یقینی بنانا اور غیر پیداواری اور ناقابل تجارت (جیسے جائیداد کی خرید و فروخت) شعبوں سے وسائل کو زیادہ پیداواری شعبوں (قابل تجارت یا کارکردگی کو بڑھانے والے قابل تجارت) کی طرف پھیerna۔
- **تجارتی حکمت عملی:** اندر و فی معاملات سے بیروفی معاملات پر توجہ دیتے ہوئے درآمدی ڈیپیوں میں کمی کر کے تجارتی حکمت عملی کے بآمدات مخالف تعصباً کو بندرتیح کرننا اور وسائل کو صحیح جگہ استعمال کرنے میں سہولت کاری کرنا۔
- **برآمدی منصوبے:** برآمدی نماور تنوع کو بہتر بنانے کے لیے حکومتی چھوٹ کے پھیلاو میں اضافہ کرنا۔
- **جمپرمنی حکمت عملی:** جمپر منحصر صنعتی حکمت عملیوں پر دوبارہ غور کریں، تاکہ کمپنیوں کو جان بوجھ کر چھوٹا رکھنے سے حاصل کردہ فوائد کم ہوں۔
- **زراعت پر حکومتی چھوٹ:** زراعت کے شعبے میں چھوٹ اور امدادی یقینتوں کو بندرتیح مرحلہ وار ختم کرنا، تاکہ نہ صرف زرعی زمین، محنت اور آلات منڈی کی مسابقت کے مطابق استعمال ہوں بلکہ بچنے والے بحث کو ماہولیاتی سمارٹ ٹیکنالوجیز، فضلوں اور مویشیوں کے لیے ڈھانچے کی تغیری، زراعت کے وسعتی معاملات اور تحقیق میں استعمال کرنا۔
- **خواتین کے لئے کام کرنے کے حالات:** صنفی لحاظ سے غیر جانبدارانہ ملازمتیں حاصل کرنے کی منصوبہ بندپوں کا نفاذ کرنا، کام کی جگہ پر ہر انسان کرنے سے متعلق موجود قوانین کو لاگو کرنا اور پاکستان میں قدرتی صلاحیتوں کی تخصیص کو بہتر بنانے کے لئے درمیانے درجہ کی مہارتوں پر خواتین کے روزگار کو فروغ دینے کے لئے اجرت پر چھوٹ دینے پر غور کرنا۔
- **خواتین کی نقل و حمل:** محفوظ، وقف شدہ ذریعہ نقل و حمل شروع کرنا، دور دراز سے کام کی سہولت مہیا کرنے کے لیے انٹرنیٹ کی فراہمی کو بہتر بنانا، تاکہ خواتین کی افرادی قوت میں شرکت اور پیداواری صلاحیت کو بہتر بنایا جاسکے۔

دوسرامرحلہ، خرابی کے خاتمے کے زیادہ سے زیادہ ثابت اثرات کو یقینی بنانے کے لئے مندرجہ ذیل تکمیلی اصلاحات پر غور کریں۔

- **مالیاتی سہولت:** قابل محصول آمدی اور اخراجات کی کارکردگی میں اضافہ کر کے قرضوں میں کمی لائی جائے تاکہ بھی سرمایہ کاری کے لیے بیسے بچ (بیشول ریاستی کاروباری اداروں کے، بہتر حکمرانی اور انتظام کو یقینی بنائے اور جہاں ایسی کمپنیاں غیر فعال ہیں اور ریاستی شمولیت ضروری نہیں، بھکاری کی جائے)، حکومت کی قرض لینے کی ضروریات کو کم کیا جائے تاکہ ترقی کے مقصد کے لیے بھی شعبے کو یہ وسائل فراہم کیے جاسکیں۔
- **اوہار:** برآمد کنندگان کو کام کرنے کے لیے سرماۓ پر (EFS) چھوٹ دینے کے بجائے وسائل کو سرمایہ کاری اور اختراع پر مرکوز سرمایہ کاری (طویل مدتی سرمایہ کاری کی سہولت) میں تبدیل کیا جائے۔
- **انتظامی طریقے:** برآمد کنندگان کو موجودہ غیر مشروط چھوٹ دینے کے بجائے امدادی رقوم کو دوبارہ مختص کریں، کمپنیوں کے انتظامی طریقوں کو بند سطح پر لے کر جانے کے مقصد کے تحت لگات میں شرکت داری کی بنا پر معاونت فراہم کی جائے، برآمدی صلاحیت رکھنے والوں پر توجہ مرکوز کریں اور ساتھ ساتھ ان کی کارکردگی پر نظر رکھنے کے علاوہ ان کی ترقی کے امکانات کا بھی جائزہ لیں۔
- **کاروباری ماحول:** تنظیمی پیچیگی کو کم کریں، صوبوں میں فروخت کا جموقعی محصول (GST) کو ہم آہنگ کریں اور کاروبار کرنے کے اخراجات کو کم کرنے کے لئے کاروباری اجازت نامہ اور اندر راجع کے عمل کو ہم آہنگ کریں۔
- **سرمایہ کاری کا ڈھانچہ:** برادرست غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لئے سرمایہ کاری قوانین کو ہم آہنگ کریں۔
- **دیوالیہ پن سے متعلقہ قوانین:** دیوالیہ پن کا درجہ حاصل کرنے کے حوالے سے قوانین کو نرم بنائیں تاکہ اس پر اخراجات کم ہوں اور ایسی کمپنیاں جو کام کرنے کی اہل نہیں ہیں وہ خود کو ختم کر سکیں۔

تیسرا مرحلہ، شواہد پر منی حکمت عملی کو فروغ دیں اور تمام اقدامات کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے جن پر سرکاری پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ تعلیمی اداروں کو ایسی تحقیق میں شامل کریں جو سرکاری پیسہ حاصل کرنے والے اداروں اور افراد کے حوالے سے سرکاری اداروں سے مل کر شفاف اعداد و شمار اکٹھا کریں۔

- اخراجات کا تخمینہ۔ قانون بنائیں کہ کسی بھی محصول کے اخراجات اور چھوٹ دینے کی تجویز کی صورت میں کوئی فیصلہ کرنے سے قبل اس پر اٹھنے والے اخراجات کا مکمل تخمینہ لگایا جائے اور یہ تخمینہ عوام الناس کو فراہم کیا جائے۔
- عوای ترقیاتی شعبے کے منصوبے (PSDP) پر عمل میں امکانیت کی تschimis کو تین بنانے کے لئے مرکزی اور صوبائی ترقیاتی کام کرنے والی جماعت (CDWP) سے عوای ترقیاتی شعبے کے منصوبے (PSDP) پر غور و خوض میں تعلیمی اداروں کی شرکت کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- عوای ترقیاتی شعبے کے منصوبے (PSDP) کے بڑے منصوبوں اور برآمدی ترقیاتی رقم (EDF) میں اثرات کا جائزہ۔ قانون بنائیں کہ عوای ترقیاتی شعبے کے منصوبوں اور برآمدی ترقیاتی رقم کے تحت منصوبوں کے اثرات کا مکمل جائزہ لیا جائے کیونکہ ان پر بھاری عوای رقوم خرچ ہوتی ہیں، نیز ان نتائج کو عام کیا جائے۔
- تعلیمی ادارے سرکاری شعبے کا ربط۔ ان سفارشات کو پورا کرنے کے لئے تعلیمی اداروں کو شامل کریں۔ تعلیمی اداروں اور سرکاری شعبوں کے درمیان روابط پیدا کریں اور اثرات کے جائزے کے لیے مطالعہ جات کی حوصلہ افزائی کریں۔ ادارہ برائے معاشیاتی ترقی پاکستان اسلام آباد میں اس حوالے سے صلاحیت سازی پر کام شروع کیا جائے جس کے بعد اثرات کے جائزے کے اس کام میں پاکستان کی دیگر مدارس اور فکر گاہوں کو شامل کیا جائے۔

مشکل الفاظی کی لغت

Shaken, Uncertain	متزل
Regulatory	انضباطی، انتظامی
Distortion	بکار، خرابیاں / خامیاں
Allocation	تحصیص
Allocate	محض
Manufacturing	صنعتی پیداوار
Technologies	صنعتیات، صنعت و حرفت
Intermediates	خام اشیاء
Exporters	برآمدگان
Importers	دارآمدگان
Potential	مکہنہ
Size	حجم
Subsidy	حکومتی چھوٹ
Transportation	نقل و حمل
Margin	گنجائش
Talent	فطری استعداد / فطری صلاحیت / قدرتی صلاحیت
Policy	منصوبہ
Tax	محصول
Drawback	حکومتی رعایت / مراءات
Point	اشاریہ
Sustainable	پائیدار
Co-ordination	ربط و ضبط
Gender norm	صنفی روایات
Zombie	کمزور اور لا غز

